سانحۂ داتا دربار۔ مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو کھلا چیلنج

دین اسلام امن و سلامتی اور محبت و مروت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھوں مسلم و غیر مسلم سب بے گناہ انسانوں کے جان و مال محفوظ رہیں۔ انسانی جان کا تقدس و تحفظ شریعتِ اسلامی میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ کسی بھی انسان کی ناحق جان لینا اور اسے قتل کرنا فعل حرام ہے بلکہ بعض سورتوں میں یہ عمل موجب کفر بن جاتا ہے۔ آج کل دہشت گرد جس بے دردی سے خودکش حملوں اور بم دھماکوں سے مساجد و مزارات، گھروں، بازاروں، عوامی اور فوجی دفاتر میں بے گناہ مسلمانوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں وہ صریحاً کفر کے مرتکب ہورہے ہیں۔ دنیا و آخرت میں ان کے لئے ذلت ناک عذاب کی وعید ہے۔ دہشت گردی فی نفسہ کافرانہ فعل ہے اور جب اس میں خودکشی کا حرام عنصر بھی شامل ہوجائے تو یہ انسانیت کش اور شیطانی عمل بن جاتا ہے۔

موجودہ حالات میں دربار داتا علی ہجویریؒ پر خودکش حملے بھی اسی شیطانی فکر و عمل کی غمازی کرتے ہیں۔ دہشت گرد اس سلسلے میں تحریری و تقریری دونوں طرح اپنی ناپاک سوچ و فکر کو بندوق، گولی اور بارود کے دھماکوں کے ذریعے امت مسلمہ پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ اس قبیح فکر و عمل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس سلسلے میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''دہشت گردی اور فتنۂ خوارج'' کے نام پر 600 صفحات پر مشتمل جو تاریخی مبسوط فتویٰ جاری کیا ہے۔ اس نے اس مخصوص طبقہ اور ان کے عزائم کو ننگا کرکے ہمارے سامنے رکھ دیا ہے اور اسے فتنۂ خوارج کا تسلسل قرار دیا ہے۔

داتا دربار جہاں لوگوں کو حکومت کی سستی روٹی سے بھی سستا کھانا ملتا ہے اور وہاں روحانی ثمرات و برکات کی وجہ سے یہ جگہ مرجع خلائق ہے۔ جامع مسجد میں ہزاروں نمازی بیک وقت نماز پڑھتے ہیں۔ ہر وقت تلاوت قرآن مجید ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی اور ذکر رسول ﷺ کی محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ جہاں جامعہ ہجویریہ کے نام سے طلباء کی عظیم درسگاہ قائم ہے اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ و قرأت کا انتظام ہے۔ سہ ماہی مجلّہ معارف الاولیاء کی اشاعت کے علاوہ عظیم الشان لائبریری قائم ہے۔ اس مرکز معارف اولیاء سے لوگوں کی علمی و روحانی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ ایسے عظیم الشان علمی و روحانی مرکز پر خودکش دھماکے ہمارے ایمان اور ضمیر کو جھنجوڑنے اور ہماری غیرت ایمانی کے لئے کھلا چیلنج ہیں۔

ان دہشت گردوں نے اگر حضرت داتا علی ہجویریؒ کی اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوتا کہ آپؒ کی تعلیمات امن و محبت، اخوت و بھائی چارے اور نفس پرستی کے خاتمے پر مبنی ہیں۔ آپ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''کشف المحجوب'' میں نفس کے ان پجاریوں کے بارے میں خود فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے زمانے میں پیدا فرمایا ہے کہ لوگوں نے اپنی خواہشات کا نام شریعت، حبّ جاہ کا نام عزت، تکبر کا نام علم اور ریاکاری کا نام تقویٰ رکھ لیا ہے، دل میں کینہ کو چھپانے کا نام حلم، مجادلہ کا نام مناظرہ، محاربہ و بیوقوفی کا نام عظمت، نفاق کا نام ذوق، آرزو و تمنا کا نام زہد، ہزیان طبع کا نام معرفت، نفسانیت کا نام محبت، الحاد کا نام فقر، انکار وجود کا نام صفوت، بے دینی و زندقہ کا نام فنا اور نبی کریم ﷺ کی شریعت کو ترک کرنے کا نام طریقت رکھ لیا اور اہل دنیا کی آفتوں کو معاملہ کہنے لگے ہیں۔ اسی بناء پر ارباب معانی اور عارفان حقیقت نے ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کررکھی ہے اور گوشہ خلوت میں رہنا پسند کرلیا ہے۔ ان جھوٹے مدعیان جہاں کا ایسا غلبہ ہوگیا ہے جس طرح خلافت راشدہ کے اختتام کے بعد اہل بیت اطہارؓ پر آل مروان کا غلبہ ہوگیا تھا''۔